مدینۃ المسیح

قادیان ۷۔ ماہ امان ۱۳۱۹ ہش حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد کے علاوہ بخار اور دردِ سینہ کی وجہ سے زیادہ ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دُعا کریں ۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب ناظر تعلیم وتربیت دہلی تشریف لے گئے ہیں ۔

نظارت دعوۃ وتبلیغ کی طرف سے مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب۔ مولوی محمد سلیم صاحب اور مولوی محمد اعظم صاحب کو ڈیرہ غازی خان بسلسلۂ مقدمہ بھیجا گیا ہے ۔

مدرسہ احمدیہ۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ اور نصرت گرلز ہائی سکول کے سالانہ امتحانات شروع ہو گئے ہیں

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ کی ایک ہی تجلی اعدا کو پاش پاش کر دیتی ہے

"یہی قدیم سے برگزیدہ لوگوں کے ساتھ سنت اللہ ہے کہ وہ ورطۂ عظیمہ میں ڈالے جاتے ہیں۔ لیکن غرق کرنے کے لئے نہیں۔ بلکہ اس لئے کہ تا ان موتیوں کے وارث ہوں۔ کہ جو دریائے وحدت کے نیچے ہیں اور وہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں۔ لیکن اس لئے نہیں۔ کہ آگ میں جلائے جائیں۔ بلکہ اس لئے کہ تا خدا تعالیٰ کی قدرتیں ظاہر ہوں۔ اور ان سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔ اور لعنت کی جاتی ہے۔ اور وہ ہر طرح سے ستائے جاتے ہیں۔ اور دکھ دیئے جاتے ہیں۔ اور طرح طرح کی بولیاں ان کی نسبت بولی جاتی ہیں۔ اور بدظنیاں بڑھ جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ بہتوں کے خیال وگمان میں بھی نہیں ہوتا۔ کہ وہ سچے ہیں۔ بلکہ جو شخص ان کو دکھ دیتا اور لعنتیں بھیجتا ہے۔ وہ اپنے دل میں خیال کرتا ہے۔ کہ بہت ہی ثواب کا کام کر رہا ہے۔ پس ایک مدت تک ایسا ہی ہوتا رہتا ہے۔ اور اگر اس برگزیدہ پر بشریت کے تقاضا سے کچھ قبض طاری ہو۔ تو خدا تعالیٰ اس کو ان الفاظ سے تسلی دیتا ہے۔ کہ صبر کر۔ جیسا کہ پہلوں نے صبر کیا۔ اور فرماتا ہے کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔ پس وہ صبر کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ امر مقدر اپنی مدت مقررہ تک پہنچ جاتا ہے تب غیرتِ الٰہی اس غریب کے لئے جوش مارتی ہے۔ اور ایک ہی تجلی میں اعدا کو پاش پاش کر دیتی ہے۔ سو اول نوبت دشمنوں کی ہوتی ہے۔ اور اخیر میں اس کی نوبت آتی ہے"۔

جماعت احمدیہ قیامت تک اپنے مخالفوں پر غالب رہیگی

"ایک کشف میں مَیں نے دیکھا۔ کہ ایک فرشتہ میرے سامنے آیا۔ اور وہ کہتا ہے۔ کہ لوگ پھرتے جاتے ہیں۔ تب میں نے اس کو کہا۔ کہ تم کہاں سے آئے ہو تو اس نے عربی زبان میں جواب دیا اور کہا۔ کہ جئت من حضرۃ الوتر یعنی میں اس کی طرف سے آیا ہوں۔ جو اکیلا ہے۔ تب میں اس کو ایک طرف خلوت میں لے گیا۔ اور میں نے کہا۔ کہ لوگ پھرتے جاتے ہیں۔ مگر کیا تم بھی پھر گئے۔ تو اس نے کہا۔ کہ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں۔ تب میں اس حالت سے منتقل ہو گیا۔ لیکن یہ سب امور درمیانی ہیں۔ اور جو خاتمہ امر پر مقدر ہو چکا ہے۔ وہ یہی ہے کہ بار بار کے الہامات اور مکاشفات سے جو ہزارہا تک پہونچ گئے ہیں۔ اور آفتاب کی طرح روشن ہیں۔ خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا۔ کہ میں آخر کار تجھے فتح دوں گا۔ اور ہر ایک الزام سے تیری بریت ظاہر کر دوں گا۔ اور تجھے غلبہ ہو گا۔ اور تیری جماعت قیامت تک اپنے مخالفوں پر غالب رہے گی۔ اور فرمایا کہ میں زور آور حملوں سے تیری سچائی ظاہر کر دوں گا۔ اور یاد رہے۔ کہ یہ الہامات اس واسطے نہیں لکھے گئے۔ کہ ابھی کوئی ان کو قبول کرے۔ بلکہ اس واسطے کہ ہر ایک چیز کے لئے ایک موسم اور وقت ہے۔ پس جب ان الہامات کے ظہور کا وقت آئے گا۔ اس وقت یہ تحریر مستعد دلوں کے لئے زیادہ تر ایمان اور تسلی اور یقین کا موجب ہو گی"۔ (الحکم ۱۰ مارچ ۱۸۹۹ء)

انبالہ چھاؤنی

مکرمی میرزا بشیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ غیر مسلموں میں تبلیغ بذریعہ وفود کی گئی۔ اور مختلف قسم کے ٹریکٹ تقریباً ۵۰۰ کی تعداد میں ریلوے سٹیشن۔ صدر بازار اور رجمنٹ بازار وغیرہ مقامات پر تقسیم کئے گئے۔ مجموعی حیثیت سے خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھا رہا تمام غیر مسلم احباب نے اشتہارات لے کر خوشنودی کا اظہار کیا۔

کریام

مکرمی حاجی غلام احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کریام تحریر فرماتے ہیں۔ تمام دوستوں نے انفرادی اور وفود کی صورت میں تبلیغ کی۔ ہمارے وفود نے اردگرد کے دیہات میں جا کر لوگوں کو پیغام حق سنایا۔ اور مختلف قسم کے ٹریکٹ تقسیم کئے اور پڑھ کر بھی سنائے گئے

عارف والہ

مکرمی چراغ الدین صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ تمام دوستوں نے غیر مسلم احباب میں انفرادی طور پر تبلیغ کی اور مختلف ٹریکٹ تقسیم کئے۔ برادرم محمد حسین صاحب اور خاکسار چک ۷۰ ای بی میں جو سکھوں کا چک ہے تبلیغ کے لئے گئے۔ سکھ احباب نے بڑی دلچسپی سے ہماری باتیں سنیں۔ اور آئندہ آنے کے لئے بھی دعوت دی۔

وزیر آباد

مکرمی الیس ایم عبد اللہ صاحب سکرٹری تبلیغ تحریر فرماتے ہیں تمام دوستوں نے انفرادی اور وفود کی صورت میں تمام شہر میں تبلیغ کی۔ وزیر آباد کے مشن سکول اور عیسائی مشن کے مینیجر کے بنگلہ پر پہنچ کر تبلیغ کی۔ سکھوں کے گوردوارہ میں جا کر ٹریکٹ تقسیم کئے۔ اور ایک معزز سکھ سے جو رادھا سوامی خیالات کے ہیں تبادلہ خیالات کیا۔

(مہتمم نشر و اشاعت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۶ مارچ - روسی فوجیں خلیج وائیبورگ کے دوسرے کنارے پر قدم جمانے کی سرتوڑ کوشش کر رہی ہیں - آج ایک روسی اعلان میں کہا گیا کہ روسیوں نے فن لینڈ کے دو اور علاقوں پر قبضہ کر لیا ہے - نیز دو اور شہروں پر بھی قبضہ کر لینے کا دعوی کیا گیا ہے - اور کہا گیا ہے - کہ کل کی فضائی جنگ میں روسی طیاروں نے فن شہروں پر اندھا دھند وحشیانہ بمباری کی جس کے نتیجہ میں اٹھ فن طیارے برباد ہو گئے -

لنڈن ۶ مارچ - فن کمیونک میں کہا گیا ہے کہ محاذ کریلیا کے مشرقی حصہ اور جھیل لڈوگا کے شمال میں توپ خانوں کی سرگرمیاں جاری رہیں - کئی روسی ٹینک تباہ کر دیئے گئے - کل کی روسی بمباری کے نتیجہ میں ۴۰ آدمی ہلاک اور بے شمار مجروح ہوئے - تین روسی طیارے نیچے گرا لئے گئے -

لنڈن ۶ مارچ - معلوم ہوا ہے کہ برف پر چلنے والے روسی دستے فن لینڈ میں داخل ہونے کی کوشش کر رہے تھے کہ فن فوجوں نے انہیں دیکھ لیا اور توپوں اور فن طیاروں نے بمباری کی جس سے روسی دستے لوٹ گئے

لنڈن ۶ مارچ - پچھلے ہفتہ روسی طیاروں نے سویڈن کے ایک شہر پیسالہ پر بمباری کی تھی - اب معلوم ہوا ہے - کہ حکومت روس نے اس واقعہ پر سویڈن سے اظہار افسوس کر دیا ہے

لکھنؤ ۵ مارچ - یوپی کے ۱۹۴۰-۴۱ کے بجٹ کے متعلق شائع کردہ بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سال حکومت یوپی کو ۶۷ لاکھ ۶۰ ہزار روپیہ کا خسارہ رہے گا - شروع میں ۳۷ لاکھ ۹۳ ہزار کے گھاٹے کا اندازہ تھا - گویا اندازہ میں ۳۷ لاکھ ۶۷ ہزار روپیہ زیادہ کا خسارہ ہوا -

لنڈن ۶ مارچ - دریائے ڈینیوب میں جرمنی جانے والے گذشتہ دو ماہ سے ۱۰۰ جہاز رکے ہوئے ہیں ۳۰۰ تیل کے اور ۴۰۰ غلہ کے جہاز بھی ہیں - اب چونکہ برف پگھلنی شروع ہو گئی ہے - اس لئے جہازوں کی روانگی عمل میں آنے والی ہے -

لنڈن ۶ مارچ - برطانیہ سے باہر جانے والے مال کی دیکھ بھال کے لئے ایک کونسل بنائی گئی ہے جس کا مقصد بعض رکاوٹوں کا ازالہ ہے کارخانہ داروں سے اشتراک عمل کے لئے کہا گیا ہے - اس امر کی بھی وضاحت کی گئی ہے - کہ برطانیہ میں جو مال تیار ہوتا ہے - برطانیہ سمندر پار ممالک کو ادھار نہیں دے گا - کیونکہ موجودہ جنگ "نقد دو اور مال لو" والی جنگ ہے -

لنڈن ۶ مارچ - معلوم ہوا ہے اٹلی کے سات جہازوں کو جو جرمنی سے کوئلہ لا رہے تھے - تلاشی لینے کے اڈوں کی طرف لے جایا گیا - کل اٹلی کے چار اور جہاز جرمنی روانہ ہو رہے ہیں - برطانیہ نے مزید کہا ہے کہ جرمنی سے کوئلہ باہر نہیں جانے دیا جائے گا -

لنڈن ۵ مارچ کل یروشلم میں یہودیوں نے مظاہرے کئے تھے جنہیں پولیس نے منتشر کر دیا - اس دوران میں ایک برطانوی کنسٹیبل کے زخم آئے -

نئی دہلی ۶ مارچ - آج مرکزی اسمبلی کا اجلاس بھی منعقد ہوا - مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی نے کانگرسی ارکان کی قیادت کی -

دہلی ۶ مارچ - سرکاری حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ کانگرس کے مطالبہ آزادی کے سلسلہ میں وزیر ہند عنقریب پارلیمنٹ میں ایک اہم اعلان کرنے والے ہیں - یہ ان مشوروں کا نتیجہ ہے - جو حال میں وائسرائے اور وزیر ہند میں کانگرس ورکنگ کمیٹی کے تازہ ریزولیوشن کے متعلق ہوتے رہے ہیں کانگرس سیشن سے پہلے یہ اعلان ہو جائیگا تاکہ کانگرس اس کے متعلق فیصلہ کر سکے -

لنڈن ۶ مارچ - گورنمنٹ جاپان نے اتحادیوں سے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ وہ چین کے خلاف جنگ کو ختم کرنے کے لئے تیار ہے - بشرطیکہ سمجھوتہ کی شرائط چین کی نئی مرکزی حکومت کی وساطت سے طے کی جائیں - جاپان اس امر کے لئے بھی تیار ہے کہ چین میں امن قائم کرنے کے لئے جنگ کو فوراً ختم کر دیا جائے - لیکن اس کے لئے چینیوں کو جاپان کے حقوق کے تحفظ کا یقین دلانا پڑے گا -

پشاور ۶ مارچ - اطلاع ملی ہے کہ کابل میں عنقریب ایک ریڈیو سٹیشن مکمل ہو رہا ہے - جہاں یکم اپریل سے فارسی اور پشتو کا پروگرام براڈکاسٹ کیا جائیگا

لاہور ۶ مارچ - حکومت پنجاب کے حکم امتناعی کے باوجود خاکسار والنٹیر بیلچے لئے ہوئے باوردی چھوٹی چھوٹی ٹولیوں میں پھر رہے ہیں - ان میں بیشتر سرحد کے ہیں - کہا جاتا ہے کہ مختلف شہروں سے دو ہزار خاکسار لاہور پہنچ چکے ہیں - یہ بھی کہا جاتا ہے - کہ والنٹیر خاص ہیڈ کوارٹرز کے سرکلر پر یہاں پہنچے ہیں - دریافت کیا جا رہا ہے - کہ کیا ان کا مقصد پنجاب گورنمنٹ کے امتناعی حکم کی خلاف ورزی میں سول نافرمانی کرنا ہے مگر خاکسار حلقے اس بارے میں رازداری سے کام لے رہے ہیں

لنڈن ۶ مارچ - معلوم ہوا ہے جرمنی اپنی جنوبی سرحد پر بھی سیگفرڈ لائن بنا رہا ہے - اٹلی کی سرحد پر جرمنی کی جو قلعہ بندیاں موجود ہیں - ان میں اصلاح کی جا رہی ہے - نیز ان قلعہ بندیوں کا سلسلہ یوگوسلاویہ کی سرحد تک قائم کیا جا رہا ہے

دہلی ۷ مارچ ہنی بال ہوائی جہاز کی تلاش اب بالکل چھوڑ دی گئی ہے - برطانوی ہوائی بیڑہ کے جہازوں نے اسے بہت ڈھونڈا - مگر کچھ پتہ نہیں چلا - ایران کے کناروں پر دیکھ بھال کرنے کے بعد جہاز ناکام واپس آ گئے ہیں - اس جہاز پر آٹھ آدمی سوار تھے - ان کے زندہ بچنے کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں - ایک تو یہ کہ جہاز کہیں خشکی پر اترنے کے لئے مجبور ہوا ہو - یا یہ کہ کسی دیسی کشتی نے سمندر سے ان کو بچا لیا ہو - اس بات کا پتہ کئی دنوں کے بعد چلے گا -

لنڈن ۷ مارچ - کل سویرے سے مغربی مورچہ پُرامن ہے - صبح کے فرانسیسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ موزیل کے مشرق میں جرمنوں نے حملہ کرنے کی کوشش کی - مگر منہ کی کھائی -

لنڈن ۷ مارچ - صدر جمہوریہ امریکہ کے نمائندہ مسٹر سمنر ویلز آج پیرس پہنچ گئے ہیں - غالباً کل اور پرسوں بھی یہاں رہیں گے - اور وزیر اعظم اور دیگر لیڈروں سے بات چیت کریں گے - وزیر اعظم پولینڈ سے بھی ملاقات کا انتظام کر دیا گیا ہے

لائل پور ۷ مارچ - امریکن کپاس ۱۳/۲ دیسی کپاس ۱۲ گڑ ۱۴ تا ۱۳ تورِیا ۴

اوکاڑہ ۷ مارچ - امریکن کپاس ۱۳ دیسی کپاس ۱۲ توریا ۱۴

امرتسر ۷ مارچ - گندم ۵ دڑ۔ گندم اعلیٰ ۴ چنے ۱۲ پرانی باسمتی ۱۳ نئی باسمتی ۶ چھوٹا ۵ دیسی کپاس ۸ توریا ۶ تل سفید ۸

لنڈن ۶ مارچ - امریکہ میں جو جرمن مقیم ہیں - وہ غیر جانبدار ممالک کی فرموں کی وساطت سے ضروری اشیاء پارسلوں کی صورت میں جرمنی بھیجتے ہیں چنانچہ ایسے بہت سے پارسل پکڑے گئے ہیں - ایک پارسل سے ۲۰ لاکھ پونڈ کے ہیرے برآمد ہوئے ہیں - برطانوی جہازوں نے تین ماہ کے اندر اس قسم کی ۲۵ لاکھ پونڈ کی قیمت کی چیزیں ضبط کی ہیں جو جرمنی کو بھیجی گئی تھیں -

دہلی ۶ مارچ - آج کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس میں فنانس ممبر نے ایک تجویز کے جواب میں کہا کہ حکومت ہند اپنے افسروں کی تنخواہوں میں تخفیف کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی -

سہارن پور بذریعہ ڈاک) پنجاب سی - آئی - ڈی نے اخبار "احرار" اور بھارت الیکٹرک پریس پر جس میں یہ اخبار چھپتا ہے چھاپہ مارا -

نارتھ ویسٹرن ریلوے

تعطیلات ایسٹر کے لئے رعائتیں

آئندہ تعطیلات ایسٹر کے لئے ۱۵ مارچ ۱۹۴۰ء سے ۲۵ مارچ ۱۹۴۰ء تک نارتھ ویسٹرن ریلوے پر واپسی ٹکٹ جو ۴ اپریل ۱۹۴۰ء تک کارآمد ہو سکیں گے۔ جاری کئے جائیں گے۔ بشرطیکہ یک طرفہ مسافت سو میل سے زیادہ ہو۔ یا ایک سو ایک میل کا رعائتی کرایہ ادا کر دیا جائے۔

اوّل اور دوم درجہ ۱½ کرایہ

درمیانہ اور سوم درجہ ۱½ "

چیف کمرشل منیجر لاہور

محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ)

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ جن کے گھر یہ مرض لاحق ہو۔ وہ فوراً حضرت حکیم مولوی نورالدین اعظم رضی اللہ عنہ طبیب شاہی سرکار جموں وکشمیر کا نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ حضور کے حکم سے یہ دواخانہ ۱۹۱۰ء سے جاری ہے۔ شروع حمل سے اخیر رضاعت تک قیمت فی تولہ سوا روپیہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ۔ یکشت منگوانے والے سے ایک روپیہ تولہ علاوہ محصولڈاک لیا جائے گا۔

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز۔ دواخانہ رحمانی قادیان

قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ پارہ اوّل

بک ڈپو تالیف و اشاعت نے قرآن مجید کا پہلا پارہ انگریزی میں نہایت عمدہ کاغذ پر بہت خوبصورت رنگ میں طبع کیا ہے۔ جس میں ترجمہ کے علاوہ قرآن مجید کی تفسیر بھی دی گئی ہے۔ پہلے اس کی قیمت ڈیڑھ روپیہ تھی۔ اب صرف آٹھ آنہ کر دی گئی ہے۔ احباب اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔

نوٹ:۔ قرآن مجید کا پہلا پارہ مترجم اردو معہ تفسیر بھی نہایت عمدہ لکھائی چھپائی بک ڈپو سے طلب کریں۔

ملنے کا پتہ:۔ بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

(مرغی خانہ کامیاب بناؤ)

رہنمائے مرغی خانہ باتصویر صفحہ ۲۱۰

ایڈیشن دوم قیمت عہ ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک جو کہ ایک گورنمنٹ پولٹری سند یافتہ کی تصنیف شدہ ہے۔ یہ کتاب مصنف نے ۲۵ سالہ مرغی خانہ کے تجربہ سے لکھی ہے مرغی خانہ کی ضرورت۔ اصول مرغی خانہ۔ ناکامیاب ہونے کے اسباب۔ مرغیوں کے گھر باڑا مرغیوں کی قسمیں۔ مرغیوں کی خوراک۔ چوزوں کی پرورش اور مقدار خوراک۔ زیادہ انڈے لینے کے نسخہ جات۔ بچے نکلوانے کے قدرتی اور مصنوعی طریقے۔ انڈوں کی ولایتی مشین۔ اور فاسٹر مدر کا استعمال۔ انڈہ مرغی کی تجارت۔ پروں اور بیٹوں کی تجارت۔ مرغ کو آختہ کرنیکا طریقہ مرغیوں اور انڈوں کا پیکنگ وغیرہ وغیرہ۔ ملنے کا پتہ دفتر رسالہ رہنمائے مرغی خانہ سرگودھا پنجاب

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

لالہ ملاوا مل صاحب حکیم قادیان کو اکثر احباب جانتے ہیں انکا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قدیمانہ تعلق رہا ہے۔ انہوں نے بعض ادویہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے نسخوں کے مطابق تیار کی ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ان ادویہ کے متعلق سفارش کی خواہش کی ہے۔ سو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشا کے مطابق یہ سفارش الفضل میں شائع کی جاتی ہے۔ کہ حاجتمند احباب لالہ ملاوامل صاحب قادیان سے ان کی تیار کردہ ادویہ خرید کر فائدہ اٹھائیں۔ والسلام۔

خاکسار پرائیویٹ سیکرٹری

چند نہایت مفید اور مجرب ادویہ

معجون مبارک { جو دماغ اور بصارت کے لئے از حد مفید ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب ہمیشہ استعمال فرمایا کرتے تھے۔ قیمت اڑھائی روپیہ فی سیر۔

سفوف نور { جو ابتداء نزول الماء میں نہایت مؤثر ہے۔ اور ویسے بھی نظر کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت پندرہ خوراک سوا روپیہ۔

معجون دلشاد { باہمہ صفت موصوف۔ جیسی نیت ویسی مراد۔ نئی طاقت اعصابی کمزوری۔ دل و دماغ معدہ جگر کو بہت مفید ہے چستی پھرتی۔ خوشی فوراً حاصل ہوتی ہے۔ نیز اختناق الرحم کا عمدہ علاج ہے۔ ہر انسان حسب منشاء فائدہ اٹھائے گا۔ پندرہ خوراک وزنی ۷ تولہ قیمت تین روپے۔

سفوف نشاط { یہ دوائی مفرح ہونے کے علاوہ مقوی اعضاء رئیسہ ہے۔ اور جن لوگوں کو جائز طور پر ممسک دوائی کی ضرورت ہو۔ ان کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ۱۵ خوراک اڑھائی روپیہ۔

معجون روشن دماغ { یہ دوائی ذہن کو بہت تیز کرتی ہے۔ اور کند ذہن اور کمزور دماغ لوگوں کے لئے خاص چیز ہے۔ طلباء اور دوسرے حاجتمند یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت ۵ خوراک ۱۲/ تفصیلات کے لئے مفصل اشتہار منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

اکسیر بواسیر { یہ نسخہ بواسیر ایک سنیاسی مہاتما کا فرمودہ ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس نسخے کو شاہی حکیم جناب مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے اس نسخہ کو بہت پسند فرمایا تھا۔ فی الواقعہ ہر قسم کی بواسیر کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ سینکڑوں اصحاب اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ نیز جو بچے پھوڑے پھنسیاں۔ خرابی خون اپنے ساتھ ہی لاتے ہیں۔ ان کی ماتاؤں کو چاہیئے۔ کہ امید کے دنوں میں دو تین مرتبہ۔ اس دوائی کا استعمال کرائیں۔ قیمت پندرہ خوراک ایک روپیہ۔

المشتہر

(لالہ) ملاوامل حکیم بڑا بازار قادیان

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاءالاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند فارسی اشعار کا ترجمہ

از سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت نواب محمد علیخان صاحب آف مالیر کوٹلہ

کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اے خداوند من گناہم بخش | سوئے درگاہ خویش راہم بخش
روشنی بخش در دل و جانم | پاک کن از گناہ پنہانم
دلستانی و دلربائی کن | بہ نگاہے گرہ کشائی کن

در دو عالم مرا عزیز توئی
وانچہ میخواہم از تو نیز توئی

ترجمہ اردو

(۱) مولا مرے قدیر مرے کبریا مرے | پیارے مرے حبیب مرے دلربا مرے
(۲) بار گنہ بلا ہے مرے سر سے ٹال دو | جس رہ سے تم ملو مجھے اس رہ پہ ڈال دو
(۳) اک نور خاص میرے دل و جاں کو بخشدو | میرے گناہ ظاہر و پنہاں کو بخشدو
(۴) بس اک نظر سے عقدۂ دل کھول جائیے | دل لیجئے مرا مجھے اپنا بنائیے
(۵) ہے قابل طلب کوئی دنیا میں اور چیز | تم جانتے ہو تم سے سوا کون ہے عزیز

(۶) دونوں جہاں میں مایۂ راحت تمہیں تو ہو
جو تم سے مانگتا ہوں وہ دولت تمہیں تو ہو

تلاش

میرا بھائی منیر احمد عمر ۱۸ سال قد لمبا۔ رنگ گندمی۔ سر پر رومی ٹوپی۔ سائیکل بھی ہمراہ ہے گھر سے آٹھ دس دن سے غائب ہے اگر کسی احمدی دوست کو ملے تو اس کو مطلع کر دیں۔ یا اگر یہ اعلان وہ خود پڑھے تو براہ جلد میرے پاس رسالپور پہنچ جائے۔ سب رشتہ دار سخت متفکر ہیں۔ خاکسار رشید احمد رائل ایر فورس رسالپور

ونجواں کے دو احمدیوں کو زدوکوب کرنیکے متعلق تحقیقات

بٹالہ ۷ر مارچ۔ آج پھر مقدمہ مندرجہ بالا عنوان کی تحقیقات سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس گورداسپور نے کی۔ اور باقی ماندہ گواہوں کے بیانات لئے۔ آج شہادت ختم ہو گئی اس کے بعد شناخت پریڈ ہوئی۔ اور بعض عینی گواہوں نے مارنے والے کنسٹبل کو شناخت کیا۔ بعض ملازمین پولیس پریڈ میں شامل نہ تھے۔ ان کی پریڈ کل ہوگی۔

سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس نے اس معاملہ میں بہت محنت کی ہے۔ کئی روز تک مسلسل صبح سے شام تک تحقیقات میں مشغول رہے ہیں۔

ناظر صاحب امور عامہ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے مظلومین کی دادرسی کے لئے بہت دوڑ دھوپ کی ہے۔ (رپورٹر)

مشعل راہ

مذکورہ بالا نام سے خدام الاحمدیہ کی طرف سے جیبی تقطیع کے چھیانوے صفحات پر ایک کتاب شائع کی گئی ہے۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ان تمام خطبات کے اقتباسات جمع کئے گئے ہیں۔ جو حضور نے وقتاً فوقتاً خدام الاحمدیہ کی تحریک کے متعلق فرمائے۔ اس کتاب کا مطالعہ اراکین مجلس کے لئے خصوصاً اور تحریک خدام الاحمدیہ سے دلچسپی رکھنے والے احباب کے لئے عموماً نہایت ضروری ہے قیمت صرف دو پیسے ہے۔ دفتر مرکزیہ مجلس خدام الاحمدیہ سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

بقیہ صفحہ ۳

اذا جاء نصر اللہ والفتح ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا میں خدا تعالےٰ نے الٰہی سلسلہ میں فوج در فوج لوگوں کی شمولیت کو اپنی نصرت کی دلیل قرار دیا ہے۔ اسی طرح اگر کثرت تعداد جماعت احمدیہ کی صداقت کی دلیل نہیں بلکہ جماعت کے لئے یہی امر مقدر ہوتا کہ قلیل تعداد میں رہے تو خدا تعالےٰ حضرت مسیح علیہ السلام کے ذریعہ ایسی پیشگوئیاں نہ کراتا جن میں سلسلہ کی ترقی کی بشارت دی گئی ہے۔ مثلاً آپ فرماتے ہیں۔

"اے تمام لوگو سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے۔ جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلائے گا۔ اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشیگا۔ وہ دن آتے ہیں۔ بلکہ قریب ہیں۔ کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے۔ نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔" (تذکرہ صفحہ ۴۶۲)

اسی طرح فرماتے ہیں "خدا تعالےٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے۔ کہ وہ مجھے بہت عظمت دیگا۔ اور میری محبت دلوں میں بٹھائیگا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کریگا۔" (تذکرہ صفحہ ۵۲۶)

اب واقعات پر غور کرنے سے ہر شخص معلوم کر سکتا ہے۔ کہ کون بڑھا اور کون گھٹا غیر مبائعین کی یا تو یہ حالت تھی کہ وہ کہا کرتے تھے۔ اٹھانوے فیصدی جماعت ہمارے ساتھ ہے اور یا آج انہیں خود اعتراف ہے۔ کہ وہ جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں کوئی نسبت ہی نہیں رکھتے۔ یہ خدا تعالےٰ کی نصرت کا ہاتھ ہے۔ جس نے خلافت ثانیہ سے تعلق رکھنے والوں کو بڑھایا اور غیر مبائعین کو خسران مبین میں مبتلا کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۹ ماہ امان ۱۳۱۹ ہش

خلافتِ ثانیہ کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی غیر معمولی ترقی اور غیر مبائعین

عداوت انسان کی آنکھ پر کچھ اس طرح پٹی باندھ دیتی ہے۔ کہ بسا اوقات روشن حقائق بھی اسے دکھائی نہیں دیتے۔ اور خواہ دلائل و براہین کے انوار ایک عالم کی آنکھوں کو منور کر دیں۔ متعصب انسان کی آنکھ میں وہ ایک ہلکی شعاع بھی پیدا نہیں کر سکتے۔ چنانچہ اس کی ایک واضح مثال غیر مبائعین ہیں۔ خلافتِ ثانیہ کے زیر قیادت جماعت احمدیہ کو مذہبی میدان میں جو عدیم المثال روحانی تفوق حاصل ہوا۔ اور جس رنگ میں اشاعتِ اسلام کا کام سرانجام دیا جا رہا ہے۔ اس کے اپنے تو کیا۔ بیگانے بھی معترف ہیں۔ اور وہ جماعت احمدیہ کے تبلیغی انہماک، سرفروشانہ خدمات۔ اور اسلام کی اشاعت کے متعلق اس کی مخلصانہ جدوجہد کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ مگر غیر مبائعین کے نزدیک جماعت احمدیہ اشاعت اسلام کا کوئی کام ہی نہیں کر رہی:-

اگر اس قسم کا اظہار خیال کسی ایسے شخص کی طرف سے ہوتا۔ جو جماعت احمدیہ کے حلقہ تبلیغ اور خدماتِ دین کی وسعت سے ناواقف ہوتا۔ تو وہ ایک حد تک معذور سمجھا جا سکتا تھا۔ مگر جب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین اس امر کا ذکر کریں اور اپنے خطبات میں اس کو علی الاعلان بیان کریں۔ تو ان کے متعلق سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ تعصب نے ان کی آنکھ کو ایسا بند کر دیا ہے۔ کہ وہ ثابت شدہ حقائق کو دیکھنے سے بالکل عاری ہو چکی ہے:-

مولوی محمد علی صاحب بارہا کہہ چکے ہیں اور حال میں انہوں نے پھر اس اعتراض کو دوہرایا ہے۔ چنانچہ ۲۳- فروری کے خطبۂ جمعہ میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کشف کا ذکر کرتے ہوئے جس میں حضور کو پانچ ہزار سپاہی دیئے جانے کی بشارت ہے۔ کہا:-

"واقعات کو دیکھئے۔ کہ ایک شخص جس سے ایک لاکھ سپاہی مانگے جاتے ہیں۔ اور وہ خاموش رہتا ہے۔ وہ کشف میں زمین پر بیٹھا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ کیونکہ اس لئے کہ **اس کی توجہ زمینی چیزوں کی طرف ہے** ...... اس کام کی طرف اس کی توجہ نہیں۔ جو حضرت مسیح موعود کیا کرتے تھے۔ اور جو آپ کا حقیقی مقصد تھا۔ یعنی اسلام اور قرآن کی اشاعت"

ان سطور میں مولوی صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو زمینی آدمی قرار دیا۔ اور حضور کی تمام توجہات کو مادیات پر مرتکز بتایا ہے۔ حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ کیونکہ وہ زمینی آدمی جس کا اس کشف میں ذکر ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس سوال کے جواب میں کہ مجھے ایک لاکھ سپاہی چاہیئے بالکل خاموش رہتا ہے۔ مگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ذریعہ تو خدا تعالےٰ کے فضل سے اکنافِ عالم میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ پہنچ چکی ہے۔ اور یہ الہام کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" صحیح معنوں میں آپ کے ذریعہ پورا ہو رہا ہے۔ چنانچہ حضور کے عہدِ خلافت میں کوئی ایک دن بھی ایسا نہیں آیا۔ جبکہ کوئی نیا آدمی سلسلہ احمدیہ میں داخل نہ ہوا ہو۔ اس کے مقابلہ میں اگر کوئی شخص غیر مبائعین کے طریقِ کار کو دیکھے تو اسے تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ وہ ہرگز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس کشف کے ماتحت حضور کے جانباز اور جری سپاہی نہیں۔ کیونکہ مسیح موعود کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا۔ کہ:-

وجب علی کل مومن نصرہ ہر مومن پر مسیح موعود کا قبول کرنا اور اس کی نصرت تائید کرنا فرض ہے۔ مگر غیر مبائعین کی یہ حالت ہے۔ کہ وہ غیر ممالک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ کو اپنی سنہری اور روپہلی اغراض کے ماتحت سم قاتل قرار دے چکے ہیں۔ چنانچہ مرزا یعقوب بیگ صاحب نے ضمیمہ اخبار پیغام صلح مورخہ ۱۱- جنوری ۱۹۳۵ء میں "مغرب میں ہمارا پیغام کیا ہے؟" کے عنوان کے ماتحت لکھا۔ کہ ہم یورپ میں فرقوں کی بحث کو تبلیغ اسلام کے لئے سم قاتل سمجھتے ہیں۔ اور یہ کہ:-

"جرمن مسلم مشن اور آسٹریا مشن۔ اور دوسرے ہمارے جس قدر یورپ میں مشن ہیں سب اسی ایک پالیسی پر ہیں۔ اور یہی ایسی انشاء اللہ سپین مشن کی ہوگی"

یہ ہے لوائے احمدیت کے علمبردار ہونے کے مدعیان کی پالیسی۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایسے ہی سپاہی ملنے چاہیئے تھے۔ جو آپ کے کمالات اور خدا تعالےٰ کے ان زندہ نشانات کی تبلیغ کو جو آپ کے ذریعہ ظاہر ہوئے۔ سم قاتل قرار دیں۔ اور خدا تعالےٰ تو ان نشانات کو تریاق کی صورت میں اتارے۔ مگر یہ لوگ جو سپاہی کہلانے کے مدعی ہوں۔ اتنے دل گردے کے مالک ہوں۔ کہ ان امور کا ذکر کرنا بھی اپنے لئے مہلک سمجھیں:-

غرض غیر مبائعین کا یہ طریقِ عمل ہرگز انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سپاہی کہلانے کا مستحق نہیں ٹھہراتا۔ اور نہ ان کے امیر منصور کہلانے کے مستحق ہیں۔ جو غیروں کے آگے دست سوال دراز کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام اور آپ کے مقام کو چھپائے پھرتے ہیں۔

پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو اس لحاظ سے بھی زمینی آدمی قرار دینا سخت کور باطنی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سبز اشتہار میں تحریر فرمایا تھا۔ کہ:-

"دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے۔ تا ان کی اقتداء و ہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں۔ اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں۔ سو خدا تعالےٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونوں شق ظہور میں آجائیں"

اور اس دوسری شق کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "دوسری قسم رحمت کی جو ابھی ہم نے بیان کی ہے۔ اس کی تکمیل کے لئے خدا تعالےٰ دوسرا بشیر بھیجے گا ...... جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ یخلق اللہ ما یشاء"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ بشیر ثانی جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ اس کے لئے یہ مقدر تھا کہ وہ امام اور خلیفہ ہو۔ اور اس کی اطاعت اور اقتداء لوگوں کے لئے ضروری ہو:-

باقی رہا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا اپنے قومی اور مذہبی حقوق کی حفاظت کے لئے جدوجہد کرنا۔ سو اس حد تک سیاست نہ صرف جائز بلکہ نہایت ضروری ہے۔ خود خلافت کمیٹی کی تحریک کے زمانہ میں مولوی محمد علی صاحب اور ان کی جماعت سلطان ٹرکی کی خلافت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صریح تحریرات کے خلاف خلافتِ منصوصہ و موعودہ قرار دے کر سیاسیات میں حصہ لے چکی ہے اور پھر مسلم لیگ کی سیاسی جدوجہد کو جائز قرار دے چکے ہیں۔ اگر یہ سب کچھ جائز ہے تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا اپنے قومی اور مذہبی حقوق کی حفاظت کے لئے جدوجہد کرنا کس طرح معیوب ہو سکتا ہے:-

مولوی محمد علی صاحب نے جماعت احمدیہ کی کثرت کے متعلق بھی یہ کہہ کر جلے دل کے پھپھولے پھوڑے ہیں۔ کہ یہ کثرت خدا تعالیٰ کی نصرت کی کوئی فعلی شہادت نہیں حالانکہ

باقی دیکھیں صہ ۲

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت مبشرہ اور اسکے مخالفین

ان اصحاب کی خدمت میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مامور من اللہ ماننے کے مدعی اور حضور کی تحریرات کو درست تسلیم کرنے کا دعوےٰ رکھتے ہوئے حضور کی اولاد کے ساتھ مخالفت رکھتے ہیں۔ میں حسب ذیل امور پیش کرتا ہوں۔

اس میں کسی کو کلام نہیں کہ مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی علامات و خصوصیات کے علاوہ ایک یہ خصوصیت بھی ارشاد فرمائی ہے۔ کہ یتزوج ویولد لہٗ۔ یعنی موعود مسیح نکاح کرے گا۔ اور اس کی اولاد پیدا ہوگی۔ اس میں بھی کوئی کلام نہیں۔ کہ تاوقتیکہ اس کلام میں حکمت مضمر کا ایضاح نہ ہو۔ تب تک ظاہراً یہ خصوصیت کوئی خصوصیت نہیں۔ کیونکہ شادی کرنا اور اولاد پیدا ہونا ہر فرد بشر صحیح العقل والصحت کا خاصہ ہے۔ پس ایسے عموم کو خصوصیت کا نشان قرار دینے کا کیا مطلب تھا۔

پھر بلا ریب یہ بھی ہر ایک کو معلوم ہے۔ کہ اس پر حکمت کلام کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود ایضاحاً بدیں الفاظ پیش فرمایا۔ کہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُبَشِّرُ الانبیاء والاولیاء بذریۃ الّا اذا قدّر تولید الصالحین

یعنی اللہ تعالےٰ اپنے انبیاء اور اولیاء میں سے جن کو اولاد کی خوشخبری دیتا ہے اس اولاد کا صالح ہونا مقدر ہو چکا ہوتا ہے

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے۔ کہ آیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ بیان اپنا اجتہاد ہے۔ یا کلام ربانی کی ترجمانی۔ سو قرآن حکیم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے انبیاء یا اولیاء کو جس اولاد کی بشارت دی اس کا صالح ہونا بھی مقدر کیا ہے۔

ملاحظہ ہوں آیات ذیل۔

(۱) انبیاء کو بشارات

(الف) وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ (الصّٰفّٰت رکوع ۳)

یعنی۔ ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو اسحٰق کی بشارت دی اور مقدر کر دیا۔ کہ وہ نبی اور صالح ہوگا۔

(ب) وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ۔ (الانبیاء رکوع ۵)

یعنی ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان کا بیٹا حضرت اسحٰق اور پوتا حضرت یعقوب بشارت کے رنگ میں عطا کئے اور وہ سب صالح تھے۔

(ج) اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ (آل عمران رکوع ۴)

یعنی ملائکہ نے حضرت زکریا علیہ السلام کو خدا کا پیغام دیا کہ اللہ تعالےٰ آپ کو یحیٰی بیٹے کے تولد ہونے کی خوشخبری دیتا ہے۔ جو اللہ کے کلام کی تصدیق کرنیوالا اور سردار و حصور اور نبی صالحین سے ہوگا۔

(۲) اولیاء کو خوشخبری۔

(الف) وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ (ھود رکوع ۷)

اس کی (حضرت ابراہیمؑ کی) بیوی کھڑی تھیں پس وہ ہنس پڑیں۔ سو ہم نے انہیں اسحٰق اور اس کے بعد یعقوب کی خوشخبری دی۔ گویا حضرت اسحٰق و حضرت یعقوب علیہما السلام کے متعلق علاوہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ان کی اہلیہ کو بھی خوشخبری دی گئی۔

(ب) اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ (آل عمران رکوع ۵)

یعنی جب فرشتوں نے کہا کہ اے مریم اللہ تعالےٰ تجھے اپنے کلام سے خوشخبری دیتا ہے (ایک بیٹے کی) جس کا نام مسیح عیسیٰ بن مریم ہوگا۔ جو دنیا و آخرت میں وجیہہ ہوگا۔ اور مقربین میں سے ہوگا۔ اور وہ چھوٹی عمر اور ادھیڑ پن میں لوگوں سے کلام کرے گا۔ اور صالحین سے ہوگا۔

(ج) خود حضرت مریم کے متعلق ان کی والدہ نے ایام حمل میں اللہ تعالےٰ سے دعا کی کہ یا الٰہی جو بچہ میرے پیٹ میں ہے۔ اسے میں نے تیری نذر کیا۔ تو قبول فرما۔ اللہ تعالےٰ نے ان کی دعا قبول کی۔ جب حضرت مریم بڑی ہوئیں تو اللہ تعالےٰ کا پیغام بذریعہ ملائکہ پہنچا۔ کہ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ۔

ان آیات قرآنی سے ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فرمانا۔ کہ ان اللہ لا یبشر الانبیاء والاولیاء بذریۃ الا اذا قدّر تولید الصالحین عین کلام الٰہی کی ترجمانی ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد مبشر ہے۔ سو اس کے متعلق حضرت اقدس کی اپنی گواہی اولاد کے متعلق بدیں الفاظ موجود ہے۔ کہ ؎

ہر ایک تیری بشارت سے ہوا ہے

اسی لئے خدا تعالےٰ نے الہاماً حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خطاب کیا کہ انی معک ومع اھلک یعنی میں تیرے ساتھ اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔ اور اس میں کسی کو کیا شبہ ہو سکتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی معیت صالحین کے ساتھ ہی ہوا کرتی ہے۔ کیونکہ ؎

کبھی نصرت نہیں ملتی در مولا سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے پاک بندوں کو

الہام مذکور میں مع اھلک کی تعبیر کرنا کہ اس سے مراد حضرت مسیح موعود کے متبعین ہیں۔ اہل مراد نہیں۔ درست نہیں ہے۔ کیونکہ اسی کے ساتھ یہ الہام مذکور ہے۔ کہ مع من احبک۔ پس جماعت کے افراد من احبک کے ماتحت آتے ہیں۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کے متعلق سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کے رنگ میں اور خدا تعالےٰ نے بذریعہ الہامات بشارات دیں اور بوجہ مبشر اولاد ہونے کے ان کا صالح ہونا مقدر ہوا۔ اس اصولی کلام کے تسلیم کرنے میں کسی مومن کو عذر نہیں ہو سکتا۔ جب تک یہ ثابت نہ کیا جائے۔ کہ قرآن حکیم میں ایسا استثنےٰ بھی ہے۔ کہ کسی نبی یا ولی کو بشارت اولاد تو دی گئی لیکن ایسی اولاد کا صالح ہونا مقدر نہ ہوا۔ اگر ایسی کوئی مثال نہیں۔ تو پھر میں شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری سے انہی الفاظ میں درخواست کروں گا کہ "صداقت کو صداقت کی خاطر مانو۔" کیونکہ اس صداقت کو تسلیم نہ کرنے سے نظائر قرآنی محولہ بالا کی تکذیب ہوتی ہے۔ اس صداقت کے تسلیم نہ کرنے سے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی پیشگوئی یتزوج ویولد لہٗ کی کوئی اہمیت باقی نہیں رہتی۔

اس صداقت کو صداقت کی خاطر مانو۔ کیونکہ بملحوظ الہام ینقطع من آبائک و یبدء منک تاریخی صفحات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسل کا افتتاحی ورق ہی داغدار یکہ سیاہ پڑ جاتا ہے۔ اور ایسی یادگار قابل تذکرہ ہی نہیں رہتی۔ مزید برآں اس صداقت کو تسلیم کرنا دوسری صداقتوں کو درخشاں کرتا ہے۔ اور الہامات یاتی یاتون من کل فج عمیق۔ ولا تصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس وسع مکانک۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے "لخت جگر" حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد خلافت وا تباع میں ہی پورے ہوتے نظر آتے ہیں۔ غور و انصاف سے کام لو۔ کیا خدا تعالیٰ نے جھوٹوں۔ گمراہوں۔ اور بداعتقادوں کو نصرت دینا۔ اور اپنے نشانات ان کے پورا کیا کرتا ہے۔

اے غیر مبایعین دوستو! غور و انصاف کرو۔ اور سوچو۔ کہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی فرد آپ کے ساتھ شامل نہیں ہوا۔ حتیٰ کہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے بھی انجام کار حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہی قیادت قبول کی۔ کیا اس حکمت الٰہی سے آپ پر یہ اتمام حجت نہیں ہو چکی۔ کہ آپ اگر قولاً نہیں تو عملاً یہ اقرار کر رہے ہیں۔ کہ باوجودیکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا تھا۔ کہ "میں کثرت قبولیت دعا کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے"۔

اور اپنی اولاد کے حق میں دعائیں بھی بکثرت کیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کی (العیاذ باللہ) ایک نہ سنی۔ اور آپ کی اولاد میں سے کسی کو بھی "لاہوری جماعت" کے ساتھ شامل ہونے کی توفیق نہ دی۔ تاکہ اگر کلی طور پر نہیں۔ تو جزوی طور پر ہی دعا کی قبولیت ظاہر ہو جاتی۔

خاکسار عبد السبوح مولوی فاضل از ایبٹ آباد

اسلام میں نجات یافتہ کون ہے

قرآن کریم سے ثابت ہے۔ کہ دنیا میں نجات یافتہ ہونے کے دعویدار تو بہت ہیں۔ لیکن جن اوصاف۔ اور اصول کے اختیار کرنے سے کوئی نجات یافتہ ہو سکتا ہے۔ ان کی طرف بہت کم توجہ ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وقالوا لن یدخل الجنۃ الا من کان ھودا او نصاریٰ تلک امانیھم قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین (بقرہ) یعنی یہود کہتے ہیں۔ کہ ہم نجات یافتہ ہیں۔ اور عیسائی کہتے ہیں کہ ہم نجات یافتہ ہیں۔ فرمایا۔ یہ تو ان لوگوں کی آرزوئیں اور خواہشات ہیں محض آرزو رکھنے۔ اور خواہش کرنے سے کوئی نجات یافتہ نہیں ہو سکتا۔ اگر یہ لوگ سچے ہیں۔ تو اپنے اپنے دعوے کا ثبوت پیش کریں۔

اس آیت میں بطور مثال یہود و نصاریٰ کا ذکر کیا گیا ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے۔ کہ دنیا میں تمام اہل مذاہب نجات کو اپنے اندر ہی محدود قرار دیتے ہیں۔ مسلمانوں کا بھی یہی دعوےٰ ہے۔ اور وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ وہی نجات پائیں گے۔ قرآن کریم کیسی پاک مقدس۔ اور عالمگیر کتاب ہے۔ اس نے یہ نہیں کہا۔ کہ مسلمان کہلانے والے نجات پائیں گے۔ بلکہ ایک اصل قائم کیا اور فرمایا۔ بلیٰ من اسلم وجھہٗ للہ وھو محسن فلہٗ اجرہٗ عند ربہٖ ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون (بقرہ ع ۱۳) یعنی وہ لوگ نجات یافتہ ہیں۔ جو اپنے وجود کو خدا کے سپرد اور حوالہ کر دیں۔ اور اس کی اس طرح عبادت کریں۔ کہ گویا اس کو دیکھ رہے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ الاحسان ان تعبد ربک کانک تراہ (بخاری) کہ احسان کے یہ معنی ہیں۔ کہ خدا کی اس طرح عبادت کی جائے۔ کہ گویا انسان خدا کو دیکھ رہا ہے۔ سو جب انسان پر یہ حالت طاری ہو جائے۔ تو وہ خدا کے پاس سے اجر پاتا ہے۔ اور ایسے لوگوں کو کوئی خوف اور غم باقی نہیں رہتا۔ اور فی الحقیقت یہی لوگ نجات یافتہ کہلانے کے مستحق ہوتے ہیں۔ کہ انہوں نے اپنی ساری زندگی کو خدا کے احکام کے مطابق بنا لیا۔ اور اپنی مرضی کو خدا کی مرضی کے تابع کر دیا۔

ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کا یوں ذکر فرماتا ہے۔ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رءوف بالعباد (بقرہ پارہ ۲) یعنی مومن لوگوں میں سے وہ بھی ہیں۔ کہ اپنی جانیں رضائے الٰہی کے عوض میں بیچ دیتے ہیں۔ خدا ایسے ہی لوگوں پر مہربان ہے۔ اور اگر غور کیا جائے۔ تو اسلام کی تعلیم کا لب لباب اور خلاصہ یہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا
ترکِ رضائے خویش پئے مرضیٔ خدا

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور سچے مومنین کی ساری زندگی اس تعلیم کا نمونہ اور حامل ہوتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسلمت لرب العالمین کہہ کر جس رنگ میں خدا کے احکام کی بجا آوری کی۔ وہ آپ ہی کا حصہ تھا۔ تاریخ اور روایات معتبرہ شاہد ہیں۔ کہ بڑھاپے کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک لڑکا عطا کیا جس کا نام اسمٰعیل رکھا گیا۔ پھر حکم ہوا۔ کہ اُسے اور اس کی ماں کو وادیٔ غیر ذی زرع۔ یعنی مکہ میں چھوڑ آؤ۔ جہاں اس وقت نہ کوئی آبادی تھی۔ نہ کھانے کا کوئی سامان تھا۔ نہ پانی تھا۔ اور نہ کوئی حفاظت کرنے والا تھا۔ لیکن حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایمان دیکھو۔ کہ خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت سینکڑوں میل کا سفر کر کے حضرت ہاجرہ رضؓ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو اس جنگل میں چھوڑ آئے۔ وہ یقین رکھتے تھے۔ کہ جس خدا کے حکم کے ماتحت میں ان کو چھوڑ رہا ہوں۔ وہ ان کی حفاظت کرے گا۔ اور ان کے لئے ہر قسم کے سامان مہیا کرے گا۔ بخاری شریف میں لکھا ہے۔ کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کو چھوڑ کر واپس لوٹے تو کوئی بات نہ کہی۔ حضرت ہاجرہؓ کے کئی بار دریافت کرنے پر فرمایا۔ کہ خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ یہ جواب سنکر حضرت ہاجرہ نے فرمایا۔ تب اللہ تعالیٰ ہمیں ضائع نہ کرے گا۔

اس واقعہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ رضؓ ہر دو کے اعلےٰ درجہ کے ایمانوں کا پتہ لگتا ہے کہ انہوں نے اپنے آپ کو کس طرح خدا تعالیٰ کے حکموں کے آگے ڈال دیا۔

اس قربانی کا نتیجہ یہ ہوا - کہ خدا نے ان کی اولاد کو بہت ترقی دی - اور ان کے خاندان کو بہت نوازا - حتیٰ کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے سید الانبیا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا -

آیت قل اِنَّ صلوٰتی ونسکی ومحیایٰ ومماتی للہ رب العالمین میں خدا تعالےٰ نے یہ بتایا ہے - کہ اے لوگو - خدا کے نزدیک تم تبھی نجات یافتہ کہلا سکتے ہو - جب اپنی زندگیوں کو رب العالمین کے لئے بنا دو -

سبحان اللہ - کیسی پاک اور عالمگیر تعلیم ہے - کوئی ہو - جو بھی اپنے وجود کو خدا کے سپرد کر دے گا - اور اپنی مرضی کو خدا کی مرضی کے تابع بنا دے گا - وہ نجات یافتہ ہوگا - بے شک ایک مسلمان کہلانے والے کے لئے نجات کا راستہ بہت قریب ہے - لیکن وہ صرف مسلمان ہونے کا دعوےٰ کرکے اور مسلمان کہلا کر نجات یافتہ نہیں ہو سکتا جب تک مذکورہ اسلامی اصل کے مطابق اپنی زندگی نہ بنائے - اور یہ بات حاصل نہیں ہو سکتی - جب تک خدا اپنے برگزیدہ لوگوں کو بنی نوع کے لئے نمونہ اور مثال بنا کر مبعوث نہ کرے -

موجودہ زمانہ میں جب کہ صرف دعویٰ ہی باقی رہ گئے تھے - اور عملی قوت مفقود تھی - خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اصلاح خلق کے لئے نمونہ بنا کر بھیجا - اور آپ کا کام بتایا - یحی الدین ویقیم الشریعۃ (تذکرہ) کہ آپ دین کو زندہ کریں گے - اور شریعت کو قائم کریں گے اور آپ کے پروگرام میں مسلمانوں کی اصلاح خاص طور پر داخل کی - چنانچہ آپ کا مشہور فارسی الہام ہے - ؎

چو دور خسروی آغاز کردند
مسلمان را مسلماں باز کردند

اور اس طرح بتا دیا - کہ صرف مسلمان کہلا کر وہ نجات یافتہ نہیں ہو سکتے - بلکہ حقیقی مسلمان بن کر اور خدا کو راضی کرکے نجات یافتہ ہو سکتے ہیں -

سو طالبانِ حق کے لئے مبارک ہو - کہ حقیقی نجات کے سامان موجود ہیں - وہ تشریف لائیں - اور اپنے مولےٰ و آقا کو راضی کرکے اپنے آپکو نجات یافتہ بنالیں - خاکسار - قمر الدین مولوی فاضل قادیان

احمدیہ مشن لنڈن کی دلچسپ رپورٹ

عید اضحی پر اجتماع

اس سال گذشتہ دو ماہ میں جس شدت کی سردی انگلستان میں پڑی ہے - ایسی سردی گذشتہ پچاس سال میں نہیں پڑی - لیکن عید کے روز غیر معمولی سردی کے باوجود ہمارے بہت سے احمدی نومسلم عید کی نماز میں شامل ہوئے - مسٹر خالد ڈکنس مع اہل وعیال ولنگٹن سے اور اسی طرح مسٹر بینکس مع اہل وعیال کینٹ سے تشریف لائے - اخبار ومبلڈن بورو نیوز کے نمائندہ نے اس تقریب کے فوٹو بھی لئے جن میں سے دو فوٹو اخبار میں شائع کئے - اور رپورٹ بھی شائع کی - جس میں خطبہ کا وہ حصہ بھی درج کیا - جس میں یہ ذکر تھا - کہ اسلام میں قربانی کا وہ مطلب نہیں - جو پہلے بت پرست اور دیگر مذاہب والے لیتے تھے - قرآن مجید میں وضاحت کے ساتھ یہ بیان کر دیا گیا ہے - کہ اللہ تعالےٰ کو قربانیوں کا خون اور گوشت نہیں پہنچتا - بلکہ تمہاری طرف سے تقویٰ پہنچتا ہے - یعنی تم اس قربانی کے ذبح کرنے کو اس حالت کے لئے ایک ظاہری مثال یا نمونہ ٹھہراتے ہو - جو تمہارے دل کی ہوتی ہے - کہ اللہ تعالےٰ کے رستے میں تم اپنے تمام تقوےٰ اور اپنے تمام وجود کے ساتھ قربان ہونے کو تیار ہو - پس اللہ تعالےٰ کی طرف سے تمہیں تمہاری نیت اور جس غرض کی خاطر تم وہ قربانی کرتے ہو - اس کا اجر ملتا ہے - اور وہ غرض یہی ہے - کہ قربانی کرنے والا آئندہ گناہوں کا مرتکب نہیں ہوگا - اور مادہ حیوانیت کو اپنے اوپر کبھی غالب نہیں آنے دے گا - چنانچہ ایک حاجی جب اپنے پچھلے گناہوں اور قصوروں اور کمزوریوں پر نادم ہو کر خدا تعالےٰ سے معافی طلب کرتا ہے - اور حج کی عبادات کے خاتمہ پر غسل کرکے دو رکعت نماز ادا کرتا ہے اور اس طرح ظاہری وباطنی صفائی کے بعد اپنی قربانی کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرتا ہے - تو اس کی نیت یہی ہوتی ہے - کہ وہ آئندہ کے لئے ایک حیوان کو ذبح کرنے سے یہ ظاہر کرتا ہے - کہ نفس امارہ کو جس کے احکام درحقیقت مادہ حیوانیت کے غلبہ اور حیوانی شہوانی خواہشات کے ماتحت ہوتے ہیں - اپنے ہاتھ سے ذبح کرتا ہے - اور آئندہ کے لئے عہد کرتا ہے - کہ وہ روحانی زندگی بسر کرے گا - اور حیوانی مادہ کو روحانیت پر کبھی غالب نہیں آنے دے گا - خطبہ کے بعد مولوی عبد الرحیم صاحب درد سیکرٹری جلسہ جوبلی خلافت نے مبارکباد کے تار کے جواب میں جو مکتوب تحریر کیا تھا - وہ پڑھ کر سنایا گیا - اور پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جو پیغام افراد احمدیہ جماعت کو جلسہ جوبلی خلافت پر شائع کرکے پہنچایا اس کا انگریزی ترجمہ تمام حاضرین کو سنایا گیا - بعض غیر مسلم انگریز بھی آئے - نماز کے بعد تمام مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا -

دعوت چائے

شیخ احمد اللہ صاحب کے ہندوستان اور مولوی محمد صدیق صاحب کے سیرالیون جانے کی تقریب پر انہیں ٹی پارٹی دی گئی جس میں جماعت کے کئی دوست شامل ہوئے مسٹر اور مسز میاں نسیم حسین بھی تشریف لائے میر عبد السلام صاحب نے جماعت کی طرف سے ایڈریس پیش کیا - جس میں ان کی تبلیغی مساعی کا ذکر کیا - نیز ان کے منزل مقصود پر بخیر وعافیت پہنچنے کی خواہش کا اظہار کیا - جس کا دونوں نے یکے بعد دیگرے جواب دیا - آخر میں خاکسار نے احمدیہ جماعت کی ترقی کے متعلق چند باتیں کہیں اور کہا کہ اگرچہ شیخ احمد اللہ صاحب اپنے گھر واپس جا رہے ہیں - اور مولوی محمد صدیق صاحب اپنے گھر سے اور زیادہ دور جا رہے ہیں - مگر چونکہ دونو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت ایسا کر رہے ہیں - اس لئے دونو اپنے دلوں میں یکساں خوشی محسوس کرتے ہیں - آخر میں دونو دوستوں کے سلامت پہنچنے کے لئے دعا کی گئی -

مصری کونسل اور سر حسن صاحب سہروردی

سر حسن صاحب سہروردی ممبر آف کونسل فار انڈیا اور ہز ایکسیلنسی حسن نشأت پاشا کونسل حکومت مصر مقیم لنڈن مسجد دیکھنے کے لئے تشریف لائے مسجد اور اس کے ساتھ ملحقہ زمین اور مکان دیکھ کر خوش ہوئے - حکومت مصر لنڈن میں ایک مسجد بنانے کی تجویز کر رہی ہے - حسن نشأت پاشا سے عربی میں بھی گفتگو ہوئی - انہیں اعجب الاعاجیب کتاب دی گئی جس میں صلیب مسیح کے متعلق ایک مناظرہ کی روئداد درج ہے - جو میرے اور پادری الفریڈ نیلسن کے مابین دمشق میں ہوا تھا - نیز احمدیت کی ایک ایک کاپی دونو صاحبوں کو بطور تحفہ دی گئی -

درخواست دعا

شیخ احمد اللہ صاحب تجارت وتبلیغ کی غرض سے ۱۹۳۶ء میں لنڈن تشریف لائے تھے - تین سال لنڈن میں قیام کا ارادہ تھا - اب ساڑھے تین سال کے قریب قیام کرکے ہندوستان روانہ ہوئے - آپ تجارتی کاروبار کرتے تھے - لیکن ساتھ ساتھ جب کبھی موقعہ پاتے لوگوں سے مسیح کا ذکر کر دیتے -

اوربعض وقت سلسلہ کے متعلق بھی گفتگو کرتے چنانچہ ان کی تحریک پر جو لوگ مسجد دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔ ان میں سے مسٹر یوسف گرگری بھی تھے جو آخر کار سلسلہ میں داخل ہو گئے۔ ایک بات کا جس کا میں خصوصیت سے ذکر ضروری خیال کرتا ہوں۔ وہ ان کا جمعہ کی نماز کے لئے پابندی کے ساتھ مسجد میں تشریف لانا تھا۔ بعض قارئین خیال کریں گے کہ یہ کونسی قابل ذکر بات ہے۔ کہ وہ جمعہ کی نماز کے لئے باقاعدہ مسجد میں آتے تھے لیکن جو شخص لندن میں رہ چکا ہو۔ اس کیلئے اس کی اہمیت کا اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے۔ وہ مسجد سے بہت دور رہتے تھے۔ کم از کم ڈیڑھ شلنگ خرچ کرکے انہیں مسجد میں آنا پڑتا تھا۔ اور جمعہ منڈی لگنے کا دن بھی ہوتا تھا جس میں انکا زیادہ کاروبار ہوسکتا تھا۔ اس لئے مجھے یہ ذکر کرنے میں خوشی ہے کہ آپ نے بہت اچھا نمونہ دکھایا۔ سفر سے ایک رات پہلے انہیں اپنے بھائی صوبیدار محمد عبداللہ صاحب مرحوم کی وفات کا علم اخبار الفضل سے ہوا۔ جس کے پڑھنے سے انہیں قدرتی طور پر رنج ہوا۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں مقام عطا فرمائے۔ شیخ صاحب جہاز براٹینیا میں ۱۲ فروری کو سوار ہوئے تھے۔

مولوی محمد صدیق صاحب حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کے ارشاد کے ماتحت انگریزی زبان سیکھنے کے لئے یہاں تشریف لائے تھے۔ اثنائے قیام لندن میں زبان سیکھنے کے علاوہ بعض اوقات ہائڈ پارک میں میر عبدالسلام صاحب کے ساتھ بولتے رہے۔ اور وقتاً فوقتاً دوسرے اوقات میں بھی لوگوں سے گفتگو کرتے رہے اور گذشتہ سال اور اس سال بھی آپ نے "مسیح کی قبر ہندوستان" کے اشتہارات تقسیم کئے۔ آپ ۱۲ فروری کو Apapa نامی جہاز میں لورپول سے سوار ہوئے۔ تمام احباب سے دعا کیلئے درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں جس علاقہ میں تبلیغ کیلئے بھیجا گیا ہے شاندار کامیابی عطا فرمائے۔ نیز دونوں دوستوں کو اپنی منزل مقصود پر بخیریت پہنچنے کیلئے دعا فرمائیں۔ خاکسار جلال الدین شمس

تاریخ اسلام

نظامِ خلافت کو مٹانے کیلئے مفسدین کا مدینہ منورہ پر حملہ

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتنہ پردازوں کو جس وسعت حوصلہ اور صبر و تحمل سے کام لیتے ہوئے معاف فرمایا۔ اور جس کا ذکر ایک گذشتہ پرچہ میں کیا جاچکا ہے۔ وہ عفو و درگذر کی ایک حیرت انگیز مثال ہے۔ اور اگر ان لوگوں میں شرافت کا ایک شمہ بھی باقی ہوتا۔ تو وہ اپنی ناروا حرکات سے توبہ کرتے۔ اور آئندہ ایسے افعال شنیعہ کے قریب نہ جاتے۔ مگر چونکہ شرارت ان کی گھٹی میں پڑی تھی۔ اور خلافت اسلامیہ کو مٹانے کے لئے وہ ہر مکروہ اور بد سے بدتر منصوبہ کرنے میں بھی کوئی عار نہیں سمجھتے تھے۔ اس لئے انہوں نے اپنے علاقوں کو واپس لوٹ کر پھر اپنی تدبیر کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی تدابیر سوچنی شروع کردیں اور آپس کی خط و کتابت سے انہوں نے یہ تجویز کیا۔ کہ وہ حج کے ارادہ سے قافلہ کی صورت بن کر نکلیں۔ اور مدینہ پہنچ کر تمام نظام اسلام کو الٹ کر رکھ دیں۔ چنانچہ اس تدبیر کے مطابق ایک قافلہ بصرہ سے۔ ایک کوفہ سے اور ایک مصر سے نکلا۔ عبداللہ بن سبا جو اس تمام فتنہ کی روح رواں تھا۔ وہ خود بھی مصری قافلہ کے ہمرکاب ہوا۔ اور مدینہ کی طرف انہوں نے بڑھنا شروع کردیا۔ چونکہ حکام ان کی سازش سے باخبر تھے۔ گو عام لوگ ان کے ناپاک ارادوں سے واقف نہ تھے۔ اس لئے عبداللہ بن ابی سرح والی مصر نے ایک خاص آدمی کے ذریعہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو ان تمام حالات سے اطلاع دیدی۔ جس سے اہل مدینہ قبل از وقت ہوشیار ہوگئے۔ اور وہ صحابہ اور مدینہ کے باشندے جو ارد گرد اپنی جائیدادوں کے انتظام کے لئے گئے ہوئے تھے واپس آگئے۔ اور مدینہ میں مخلص مسلمانوں کا اجتماع ہوگیا اور وہ پورے جوش کے ساتھ ان مفسدوں کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوگئے۔ چنانچہ اسلامی لشکر کے دو حصے کئے گئے۔ ایک تو مدینہ کے باہر ان لوگوں کا مقابلہ کرنے کے لئے گیا۔ اور دوسرا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حفاظت کے لئے شہر میں رہا۔ اہل بصرہ نے مدینہ کے قریب پہنچ کر ذاخشب مقام پر ڈیرہ لگا دیا۔ اہل کوفہ نے اعوص پر اور اہل مصر نے ذوالمروہ پر۔ اور انہوں نے مشورہ کیا۔ کہ اب انہیں کیا کرنا چاہئیے۔ اس پر دو شخصوں نے کوفہ اور بصرہ والوں کو مشورہ دیا۔ کہ جلدی اچھی نہیں۔ بہتر ہے کہ ہم پہلے مدینہ جاکر وہاں کا حال معلوم کریں۔ ہم واپس آکر سب حالات سے تم کو اطلاع دیں گے۔ اور مناسب کارروائی عمل میں لائیں گے۔ سب نے اس مشورہ سے اتفاق کیا۔ اور یہ دونوں شخص مدینہ گئے۔ وہاں پہنچ کر یہ پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازدواج مطہرات سے ملے اور ان سے مدینہ میں داخل ہونے کی اجازت مانگی۔ اور کہا کہ ہم صرف اس لئے آئے ہیں۔ کہ حضرت عثمان سے بعض والیوں کے متعلق یہ درخواست کریں۔ کہ انہیں بدل دیا جائے۔ مگر سب ازدواج مطہرات نے ان کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ پھر وہ باری باری حضرت علیؓ حضرت طلحہ رضؓ اور حضرت زبیر رضؓ کے پاس گئے۔ اور ان سے بھی اپنے آنے کی یہی وجہ بیان کی۔ مگر ان تینوں نے بھی صاف جواب دے دیا۔ یہ دیکھ کر دونوں آدمی واپس گئے۔ اور انہوں نے تمام حالات سے انہیں اطلاع دے دی۔ یہ سن کر کوفہ، بصرہ اور مصر تینوں علاقوں کے چند سربرآوردہ آدمی آخری کوشش کے لئے مدینہ آئے۔ مصری حضرت علی رضؓ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وصی سمجھتے۔ اور آپ کے سوا کسی اور کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔ اہل کوفہ حضرت زبیرؓ کی بیعت پسند کرتے تھے۔ اور اہل بصرہ حضرت طلحہ کی بیعت اپنی غرض کے لئے مفید سمجھتے۔ چنانچہ تینوں نے مدینہ کا رخ کیا۔ مصری حضرت علیؓ کے پاس گئے اور جاتے ہی کہا۔ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (نعوذ باللہ) بد انتظامی کے باعث خلافت کے قابل نہیں۔ ہم ان کو معزول کرنے کے لئے آئے ہیں۔ اور امید کرتے ہیں۔ کہ آپ ان کے بعد اس عہدہ کو سنبھالیں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب یہ سنا۔ تو وہ ان لوگوں کے ساتھ نہایت سختی سے پیش آئے۔ اور آپ نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مقامات پر ڈیرہ لگانے والے لشکروں کا بطور پیشگوئی ذکر فرماکر جہاں تم نے آجکل ڈیرہ لگایا ہوا ہے لعنت کی تھی۔ پس تم میرے پاس سے چلے جاؤ۔ انہوں نے کہا بہت اچھا۔ اور یہ کہہ کر واپس آگئے۔ اہل کوفہ حضرت زبیرؓ کے پاس گئے اور ان سے بھی وہی کچھ کہا۔ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا تھا۔ مگر انہوں نے بھی ان کی بات کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔ اور فرمایا کہ تم پر تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم لعنت کرچکے ہیں۔ اسی طرح اہل بصرہ جب حضرت طلحہ رضؓ کے پاس گئے۔ تو انہوں نے بھی ان لوگوں کو ملعون قرار دیا۔

غرض ان لوگوں نے جب اپنے آپ کو ہر طرح ناکام پایا تو انہوں نے اپنے فعل پر ندامت کا اظہار کرتے ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بعض والیوں کے بدلنے کی درخواست کی جو آپ نے منظور فرمالی۔ اس پر یہ لوگ بظاہر خوش ہو کر واپس چلے گئے اور اہل مدینہ مطمئن ہو کر حفاظتی تدابیر سے غافل ہو گئے لیکن ابھی زیادہ دن نہیں گذرے تھے کہ اچانک ان باغیوں کا لشکر مدینہ میں داخل ہوا اور اس نے مسجد اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ کر لیا اور تمام مدینہ کی گلیوں میں منادی کر دی کہ جسے اپنی جان کی ضرورت ہو وہ اپنے گھر میں آرام سے بیٹھا رہے اور ہم سے تعرض نہ کرے۔ ان کے اس اچانک حملہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ صحابہ رضؓ اور اہل مدینہ کی طاقت منتشر ہو گئی اور وہ ان کا مقابلہ نہ کر سکے۔ اہل مدینہ میں سے بعض نے ان کو سمجھانا چاہا مگر انہوں نے صاف کہہ دیا کہ اگر وہ خاموش نہ رہیں گے تو وہ ان سے بڑی طرح پیش آئیں گے۔

باغیوں کے لشکر کی واپسی کیوں ہوئی؟ اس کے متعلق جب بعض اکابر صحابہ نے ان سے دریافت کیا۔ تو انہوں نے یہ جواب دیا کہ ہم تو اطمینان سے اپنے گھروں کو واپس جا رہے تھے۔ مگر ہم نے رستہ میں دیکھا۔ کہ ایک شخص صدقہ کے اونٹ پر سوار ہے اور کبھی ہمارے سامنے آتا ہے اور کبھی پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ ہمیں اس کی حرکات سے شک پیدا ہوا اور جب ہمارے بعض آدمیوں نے اس سے دریافت کیا کہ کیا تیرے پاس کوئی خط ہے؟ تو اس نے انکار کیا اور جب اس سے دریافت کیا گیا کہ تو کس کام کو جا رہا ہے تو اس نے کہا مجھے علم نہیں۔ آخر اس کی تلاشی لی گئی تو اس کے پاس سے ایک خط نکلا۔ جو حضرت عثمان رضؓ کا لکھا ہوا تھا اور اس میں والئ مصر کو یہ ہدایت کی گئی تھی کہ جس وقت مصر کے مفسد واپس لوٹیں تو ان میں سے فلاں فلاں کو قتل کر دیا جائے۔ اور فلاں فلاں کو کوڑے مارے جائیں اور فلاں فلاں کے سر اور ڈاڑھی کے بال بطور سزا منڈوا دئے جائیں۔ یہ خط جب ہم نے پڑھا تو ہم فوراً واپس لوٹ آئے۔ یہ بات سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فوراً کہا کہ یہ قصہ تو بالکل جھوٹا ہے۔ کیونکہ اے کوفہ اور بصرہ والو تمہیں کیونکر معلوم ہو گیا۔ کہ اہل مصر نے کوئی ایسا خط پکڑا ہے۔ جب کہ تم ایک دوسرے سے کئی منزل کے فاصلہ پر تھے۔ اس اعتراض کا وہ کوئی جواب نہ دے سکے صرف اس قدر انہوں نے کہا کہ آپ جو چاہیں ہماری نسبت خیال کریں ہم اس آدمی کی خلافت پسند نہیں کرتے۔ اسی طرح اور صحابہ نے بھی ان کی اس بات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ مگر باوجود اس کے انہوں نے خود حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ معاملہ پیش کیا اور آپ سے اس کا جواب مانگا۔ آپ نے فرمایا میں خدا تعالے کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ نہ میرے مشورہ سے یہ خط لکھا گیا۔ نہ میں نے لکھوایا نہ ہی مجھے اس کے متعلق کوئی علم ہے۔ ہاں ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ دنیا میں جعلی خط بھی بنا لئے جاتے ہیں اور یہ خط بھی ویسا ہی ہے مگر ان مفسدوں پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اس جواب کا کوئی اثر نہ ہوا۔

ایک قابل موٹر ڈرائیور

ایک دوست گذشتہ سالانہ جلسہ پر داخل سلسلہ ہوئے تھے۔ نہایت شریف آدمی ہیں۔ اور بڑے قابل موٹر ڈرائیور ہیں۔ ایک عرصہ تک اپنی لاری پر کام کرتے رہے ہیں۔ آج کل بے کار ہیں۔ اگر کسی دوست کو محنتی اور شریف احمدی موٹر ڈرائیور کی ضرورت ہو تو ان کی خدمات حاضر ہیں۔

خاکسار:۔ انعام اللہ ہیڈ ماسٹر کلانور ضلع گورداسپور

قرآن مجید تغیر و تبدل سے بالکل محفوظ ہے

شیعہ علماء کا اقرار

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

کی آیت میں اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ ہم نے ہی اس ذکر (قرآن مجید) کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں اب وعدہ محافظت کے ہوتے ہوئے بھی اگر کوئی کہے کہ قرآن مجید میں تغیر و تبدل واقع ہوا ہے تو سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے کہ معترض کلام الہیٰ کا مذاق اڑانا چاہتا ہے۔ تاہم شیعہ اصحاب میں سے بہت سے ایسے لوگ ملتے ہیں جن کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن میں تغیر واقع ہوا ہے۔ چنانچہ ۱۹۳۳ء کا واقعہ ہے کہ راقم ایک سکھ دوست کو تبلیغ کر رہا تھا۔ کہ اس نے سوال کیا کہ ہمارا گرنتھ صاحب جیسا کہ ابتداء میں گورو صاحبان کے ہاتھوں تھا اب بھی بلا تغیر و تبدل ہمارے ہاتھوں میں ہے مگر اس کا کیا ثبوت ہے کہ قرآن مجید بھی اپنی اصلی حالت میں جب کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل ہوا تھا آج تک محفوظ ہے۔ راقم مختلف دلائل دے رہا تھا کہ قریب ہی سے ایک شیعہ صاحب نے کہا۔ جھوٹ مت بولو کہ قرآن پورا ہے بلکہ قرآن ابتداء میں چالیس سپارہ کا تھا مگر عثمان رضؓ کے وقت سے تیس سپارے رہ گیا ہے سکھ دوست نے کہا دیکھو تمہارا بھائی خود کہہ رہا ہے کہ قرآن اصلی حالت میں موجود نہیں۔ تو ایسے کئی آدمی ملتے ہیں جن کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن مجید ابتداءً میں چالیس سپارے تھا۔ لیکن اگر شیعہ لٹریچر دیکھا جائے تو معلوم ہو سکتا ہے کہ شیعہ علماء کا یہ ہرگز عقیدہ نہیں کہ قرآن میں تغیر واقع ہوا ہے۔ چنانچہ مصنف

"کلید مناظرہ" نے اپنی کتاب میں لکھا ہے۔ رسالہ اعتقادات علامہ شیخ صدوق مطبوعہ ایران ص۳۸ سطر ۳ میں ہے۔ کہ ہم شیعوں کا اعتقاد ہے۔ کہ قرآن جس کو خدا نے اپنے رسول پر نازل کیا اور جو اس وقت دو جلدوں کے اندر لوگوں کے ہاتھوں میں موجود ہے۔ وہ اس سے زیادہ نہیں تھا۔ اور اس کی سورتیں لوگوں کے نزدیک ۱۱۴ ہیں۔ لیکن ہم شیعوں کے نزدیک سورۃ والضحٰے اور سورہ الم نشرح ایک سورۃ ہے۔ اور سورہ ہمزہ اور الم ترکیف ایک سورۃ ہے۔ اور جو شخص کہ ہم شیعوں کی طرف یہ نسبت دے۔ کہ ہم کہتے ہیں۔ کہ قرآن مجید مقدار سے زیادہ تھا۔ وہ جھوٹا کاذب اور مفتری ہے۔"

تفسیر مجمع البیان علامہ طبرسی مطبوعہ ایران جلد اول ص۵ سطر ۱۲ و ۱۳ میں ہے کہ قرآن میں زیادتی کا ہونا تو بالاجماع غلط اور باطل ہے۔ لیکن کمی واقع ہونے میں صرف چند شیعہ اور فرقہ حشویہ نے روایت کی ہے۔ کہ قرآن میں تغیر اور نقصان واقع ہوا ہے۔ لیکن ہم شیعوں کا صحیح عقیدہ اس روایت کے خلاف ہے۔ یعنی ہمارا عقیدہ ہے کہ کمی بھی اس میں واقع نہیں ہوئی۔"

۳۔ قوانین الاصول علامہ مرزا ابو القاسم مطبوعہ ایران جلد اول باب چھ بحث کتاب صفحہ ۲۱۵ سطر ۱۰ میں ہے کہ "اس میں اختلاف ہے کہ قرآن میں تحریف اور نقصان ہوا ہے یا نہیں۔ اکثر اخباریوں کے نزدیک تحریف اور زیادتی اور کمی قرآن میں واقع ہوئی ہے۔ اور یہی علامہ کلینی۔ اور علامہ علی بن ابراہیم قمی۔ اور صاحب احتجاج الائمہ شیخ احمد بن ابی طالب طبرسی سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن علم الہدیٰ سید مرتضٰے اور علامہ صدوق محمد بن بابویہ اور محقق طبرسی محمد بن الفضل اور دیگر تمام جمہور مجتہدین شیعہ قرآن کی عدم تحریف کے قائل ہیں۔

۴۔ تفسیر منہج الصادقین۔ علامہ ملا فتح اللہ کاشانی مطبوعہ ایران جلد اول مقدمہ کتاب ص۵ سطر ۷ میں ہے۔ کہ قرآن زیادتی اور کمی سے قطعاً محفوظ ہے۔ اور یہی عقیدہ ہمارے جمہور علمائے عظام کا ہے۔"

۵۔ تفسیر لوامع التنزیل علامہ حائری مطبوعہ لاہور جلد ۴ صفحہ ۲۳ میں ہے کہ موجودہ قرآن ہر ایک قسم کی کمی بیشی سے مصئون ہے۔ ورنہ ارکانِ اسلام برباد ہو جائیں گے

۶۔ کتاب البیان علامہ شیخ الطائفہ محمد بن الحسن میں ہے۔ کہ قرآن کی زیادتی اور کمی میں کلام کرنا کسی طرح مناسب ہی نہیں۔ کیونکہ قرآن کی زیادتی کے بطلان پر تو اجماع قائم ہے۔ باقی رہا کمی کا واقعہ ہونا۔ پس اس میں بھی ظاہر ہے کہ شیعوں کا مذہب اس کے قطعاً خلاف ہے۔

۷۔ قوانین الاصول علامہ صدوق مطبوعہ ایران جلد اول صفحہ ۲۱۵ سطر ۱۲ میں ہے۔ کہ ہمارا ایمان حضرت علیؓ کے قرآن کے متعلق یہ ہے۔ کہ احادیث سے ثابت ہے۔ کہ حضرت علی رضؓ نے جو قرآن جمع کیا۔ اس میں جو زیادتی ہے۔ اور جو اس کے سوائے اور کسی قرآن میں نہیں ہے۔ وہ زیادتی نفس قرآن میں نہ تھی۔ بلکہ اس میں احادیث قدسیہ بھی جمع کی گئی تھیں (یعنے وہ تتمہ قرآن کی صورت میں موجود تھا۔ جن کا اصل قرآن سے کوئی تعلق نہیں تھا)"

پس جن شیعہ حضرات کا یہ عقیدہ ہو۔ کہ نعوذ باللہ قرآن مجید میں کمی یا زیادتی واقع ہوئی ہے۔ ان کو مندرجہ بالا حوالوں پر غور کرنا چاہیئے۔ اور ایسے الفاظ سے جن سے کلام الٰہی پر زد پڑتی ہو محتاط رہنا چاہیئے۔

خاکسار۔ شیخ فضل حق احمدی
از کوئٹہ بلوچستان

مختلف مقامات سے یوم التبلیغ کے متعلق رپورٹیں

لاہور

مکرمی عبد الکریم صاحب سیکرٹری تبلیغ تحریر فرماتے ہیں۔ تمام دوستوں نے انفرادی اور وفود کی صورت میں تبلیغ کی اور تقریباً ساڑھے آٹھ ہزار ٹریکٹ ہندی۔ گورمکھی اور اردو لوگوں میں تقسیم کئے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تقریر "مجھے اسلام کیوں پسند ہے" کی چار سو کاپیاں بھی تقسیم کیں۔ نیز ریویو آف ریلیجنز ماہ مارچ کی بھی کچھ کاپیاں معززین میں تقسیم کیں۔ یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ برادران وطن خندہ پیشانی سے پیش آئے۔

دھرم سالہ ضلع کانگڑہ

مکرمی محمد حسین صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ انفرادی طور پر ہندوؤں اور سکھوں کو بتایا گیا۔ کہ یہی وہ زمانہ ہے جس کے متعلق ہندوؤں اور سکھوں کی کتب میں ایک مصلح کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔ اور جس کی صداقت ثابت ہو چکی ہے۔

انبالہ شہر

مکرمی فتح خانصاحب تحریر فرماتے ہیں۔ تمام دوستوں نے سات گروپ بنا کر مختلف مقامات پر تبلیغ کی یعنی شہر کے بازاروں۔ موٹر اڈوں۔ ریلوے سٹیشن اور دیگر محلہ جات اور عیسائی مشن میں پہنچ کر لوگوں کو پیغام حق سنایا اس کے علاوہ شہر کے معززین کو بھی تبلیغ کی گئی۔ تمام لوگوں نے ہماری باتیں شوق اور توجہ سے سنیں۔ اور اکثر نے مزید لٹریچر کی خواہش ظاہر کی۔ لوگوں کی باتوں سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ انہیں احساس ہے کہ جماعت احمدیہ حقیقی اسلام پیش کرتی ہے۔

جہلم

مکرمی مولوی غلام حسین صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ تمام دوستوں نے چار وفود کی صورت میں مختلف محلہ جات میں تبلیغ کی اور پانچ صد کی تعداد میں ٹریکٹ تقسیم کئے شہر کے معززین کو بھی تبلیغ کی گئی۔ لوگوں نے ہمارے ٹریکٹوں کو بہت خوشی سے پڑھا۔ بابو محمد اسلم صاحب ہندوؤں کے ایک جلسہ میں بھی شامل ہوئے جہاں ہندو عورتوں نے اصرار سے ٹریکٹ لئے اور پڑھنے کا وعدہ کیا۔

گوجرہ ضلع لائل پور

مکرمی احسن اسمٰعیل صاحب صدیقی تحریر فرماتے ہیں۔ جملہ احباب نے وفود کی صورت میں اور انفرادی طور پر تمام دن تبلیغ کی۔ ریلوے سٹیشن ہسپتال اور مشن بلڈنگ میں تبلیغ کی گئی۔ ہندو اور سکھ صاحبان نے ہمارے ٹریکٹ شوق سے لئے۔ بعض ہندو احباب نے شیخ عبد اللہ بن سلام صاحب کا ٹریکٹ مت پرورتن خاص اشتیاق سے لیا۔ ایک پادری صاحب سے مسیح کی آمد ثانی پر تبادلہ خیالات بھی کیا گیا۔ خدا کے فضل و کرم سے یوم التبلیغ ہر لحاظ سے کامیاب ہوا۔

ٹھیالیاں

مکرمی قادر بخش صاحب سیکرٹری تبلیغ تحریر فرماتے ہیں۔ ۱۲ دیہات کا دورہ کیا گیا اور ۵۰۰ افراد کو پیغام حق پہنچایا گیا۔ ۱۵۰ کی تعداد میں مختلف ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

جموں

مکرمی عبد اللطیف صاحب سیکرٹری تبلیغ تحریر فرماتے ہیں۔ تمام دوستوں کے ۹ گروپ بنائے گئے جنہوں نے جموں شہر و چھاؤنی میں ہندو عیسائی اور سکھ صاحبان کو تبلیغ کی اور اسلام مختلف ٹریکٹ لوگوں میں تقسیم کئے۔ سنجیدہ طبقہ نے خندہ پیشانی سے لٹریچر لیا۔ اور ہماری باتوں کو غور سے سنا۔

258